بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچے اور بچی کو کب تک دودھ پلا سکتے ہیں؟ نیز حرمت رضاعت کی آخری مدت کیا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بچے اور بچی کو دودھ پلانے کی عمر میں کتنا فرق ہے؟ کیا بچے کو بچی سے زیادہ عمر تک دودھ پلایا جاسکتا ہے؟

جواب

دودھ پلانے کی عمر میں بچے اور بچی کا کوئی فرق نہیں، دونوں کو پیدائش کے بعد قمری مہینوں کے اعتبار سے دو سال تک دودھ پلانے کی اجازت ہے، اس کے بعد دودھ پلانا ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ واضح رہے! دو سال کی یہ حد دودھ پلانے کی جائز مدت کی ہے، جبکہ حرمت رضاعت کے مسئلے میں مدت ڈھائی سال ہے یعنی ڈھائی سال تک دودھ پی لینے سے رضاعت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے، اگرچہ دو سال پورے ہو جانے کے بعد جانتے بوجھتے دودھ پلانا، جائز نہیں۔

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں، (یہ حکم) اس کے لیے (ہے) جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے۔ **(پارہ 2، سورۃ البقرۃ 2، آیت 233)**

تفسیر صراط الجنان میں ہے: "آیت کا خلاصہ اور اس کی وضاحت یہ ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ دو سال مکمل کرانے کا حکم اس کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے؛ کیونکہ دو سال کے بعد بچے کو دودھ پلانا ناجائز ہوتا ہے، اگرچہ اڑھائی سال تک دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔" **(تفسیر صراط الجنان، جلد 1، صفحہ 356-357، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 593ھ/1197ء) لکھتے ہیں: "مدة الرضاع ثلاثون شهرا عند أبي حنيفة رحمه الله وقالا سنتان" ترجمہ: امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک رضاعت (دودھ پلانے) کی مدت تیس مہینے ہے، اور امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے فرمایا: مدت رضاعت دو سال ہے۔ **(الهداية شرح بداية، كتاب الرضاع، جلد 1، صفحہ 217، دار احياء التراث العربی، بیروت)**

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "فالأحوط أن يعمل بقولهما في الفطام وبقوله في التحريم عملا بالاحتياط في الموضعين" ترجمہ: پس زیادہ احتیاط یہی ہے کہ دودھ چھڑانے میں امام

ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے قول پر عمل کیا جائے اور تحریم (حرمت رضاعت ثابت ہونے) کے مسئلے میں امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول پر عمل کیا جائے؛ تاکہ دونوں مواقع میں احتیاط پر عمل ہو جائے۔ **(جد الممتار علی رد المحتار، کتاب النکاح، باب الرضاع، جلد 4، صفحہ 657، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: "بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی، حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا تو حرمت نکاح نہیں، اگرچہ پلانا جائز نہیں۔" **(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 7، صفحہ 36، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1182

تاریخ اجراء: 12 ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/30 اپریل 2026ء